Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

روزنامہ الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ؍؍
سہ ماہی ۷ ؍؍
ماہوار ۲½ ؍؍

یوم :- جمعہ
سالانہ چندہ بیرون پاکستان تیس ۳۰ روپے فی پرچہ ۱ ؍ ۰
یکم جمادی الاوّل سنہ ۱۳۷۰ھ

جلد ۵/۳۹	۹ تبلیغ ۱۳۳۰ ہش	۹ فروری ۱۹۵۱ء	نمبر ۳۴

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۔ ۶ فروری ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے سر میں کل سے چکر شروع ہیں ۔ اور ابھی تک آ رہے ہیں ۔ گلہ نسبتاً ٹھیک ہے

ربوہ ۷ فروری ۔ آج عام طبیعت اچھی ہے ۔ گلے کی کچھ تکلیف باقی ہے ۔ اور پاؤں میں کچھ درد محسوس ہو رہا ہے ۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں ۔

لاہور ۸ فروری نواب عبد اللہ خاں صاحب کی طبیعت شام کو خراب ہو جاتی ہے ۔ آج بھی بدستور دل میں گھبراہٹ اور ضعف ہے ۔ احباب موصوف کو دعاؤں میں یاد رکھیں ۔

اقوام متحدہ کی فوجیں سیئول سے سات میل دُور کمیونسٹوں کو زبردست کمک پہنچ گئی

ٹوکیو ۔ ۸ فروری ۔ مانچوریا کی سرحد پر اقوام متحدہ کی فوجوں نے بحیرہ جاپان تک کمیونسٹوں کو کمک پہنچانے والے ۳ بڑے قافلے دیکھے ۔ ان میں سے ایک بڑے قافلے میں ۱۳۰۰ سو سے زیادہ گاڑیاں تھیں ۔ یہ قافلہ آٹھ دس میل لمبا تھا ۔ یہ مغربی ساحل کے ساتھ ساتھ ایک بڑی سڑک پر رواں تھا ۔ لیکن تازہ ترین اطلاعات سے پتہ چلا ہے کہ سب سے بڑی کمک مشرق کی طرف سے آ رہی ہے ۔ زمینی لڑائی کے متعلق اطلاعات سے پتہ چلا ہے کہ اقوام متحدہ کی فوجیں ۳ طرف سے بڑھ رہی ہیں ۔ اور ان کی ٹولیاں شہر کے اندر گھس رہی ہیں ۔ لیکن اس کا کوئی دستہ بھی سات میل سے قریب نہیں ہے ۔ حالانکہ پہلے اطلاع آئی تھی کہ اقوام متحدہ کی فوجوں کے بعض دستے ۳ میل سے بھی کم دُور رہ گئے ہیں

موتمر عالم اسلامی کا دوسرا سالانہ اجلاس

کراچی ۔ ۸ فروری ۔ آج یہاں موتمر عالم اسلامی کا دوسرا سالانہ اجلاس باقاعدہ طور پر شروع ہو گیا ۔ اجلاس نے ضابطے کی باتوں پر بحث و تمحیص کے بعد ایک سب جیکٹ کمیٹی قائم کی جو مختلف وفود کے صدور اور مختلف سب کمیٹیوں کے صدور پر مشتمل ہو گی ۔ متفقہ طور پر مفتی اعظم فلسطین اس کمیٹی کے صدر منتخب ہوئے ۔

اتحادِ اسلامی ضرورت

کراچی ۸ فروری ۔ آج یہاں صوبائی مسلم لیگ کے سپاسنامے کا جواب دیتے ہوئے مفتی اعظم فلسطین نے اس بات پر زور دیا کہ اسلامی ممالک کو باہم متحد ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا کردہ اتحاد کی روشنی کو از سر نو زندہ کرنا چاہئے ۔ اسلامی ممالک کا یہ اتحاد قیام امن عالم کے لئے نہایت ہی مفید ثابت ہو گا ۔ اور کہا کہ آج جب دنیا مختلف قسم کے بلاکوں میں منقسم ہے کسی ملک کا علیحدہ رہ جانا مشکل ہے ۔ آپ نے کہا تمام اسلامی ممالک پاکستان کی قومی امنگوں کے حامی ہیں ۔

پاکستان راستی پر ہے

کراچی ۔ ۸ فروری ۔ آج یہاں پہنچنے پر موتمر عالم اسلامی میں شرکت کرنے والے ترکی وفد کے لیڈر نے کہا ۔ کہ ترکی عوام کشمیر کے معاملے میں پاکستان کو راستی پر تصور کرتے ہیں اور اسکے رویے کے حامی ہیں ۔ آپ نے کہا ترکی عوام کو اس کے متعلق صحیح طور سے باقاعدہ باخبر رکھا جاتا ہے ۔ وہ ہندوستان کے [illegible] کے لیے اور استصواب کے بارے میں تاخیر پر سخت بےچینی کا [illegible]

روضۂ مبارک محفوظ ہے

مکہ ۔ ۸ فروری حکومت سعودی عرب کے وزیر خارجہ امیر فیصل نے ایک بیان میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک کے متعلق اخباروں کی خبروں کو مبالغہ آمیز بتاتے ہوئے کہا ہے کہ روضۂ مبارک کی حالت اس قدر تشویشناک نہیں ہے ۔ البتہ گنبد اور ستونوں کی مرمت جلد ہونی ضروری ہے اور اس سلسلے میں جو اسلامی ممالک اس کار خیر میں حصہ لینا چاہیں گے ۔ ان کی پیشکش کا خیر مقدم کیا جائے گا ۔

عملۂ مردم شماری سے تعاون کیا جائے

کراچی ۔ ۸ فروری ۔ آج ریڈیو سے ایک تقریر نشر کرتے ہوئے وزیر داخلہ پاکستان آنریبل خواجہ شہاب الدین نے عوام سے اپیل کی کہ وہ ملکی مفادات کے پیش نظر مردم شماری کے عملے سے ہر ممکن تعاون کریں ۔ کیونکہ ملک کی صنعتی ۔ زرعی اور اقتصادی منصوبہ بندی اور ترقی کی دیگر سکیموں کے پیش نظر ان کا صحیح صحیح بہم پہنچانا نہایت ضروری ہے ۔ آپ نے یہ بھی یقین دلایا کہ مردم شماری کی معلومات کو کوئی قانونی حیثیت حاصل نہیں ہے ۔ اور انہیں اسکے سوا کسی اور غرض کے لئے استعمال نہیں کیا جائے گا ۔

پشاور ۔ ۸ فروری صوبہ سرحد کے مہاجرین کی مالی کارپوریشن نے گھریلو صنعت کے کارخانے کیلئے ۳۰ ہزار روپے کی رقم منظور کی ہے ۔ ایک کارخانہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں اور دوسرا پشاور میں قائم کئے جائینگے

بلا مقابلہ منتخب ہو گئے

لاہور ۸ فروری ۔ پنجاب اسمبلی کے آئندہ انتخابات میں ۵ ارکان (پیر محی الدین لال بادشاہ ۔ غلام جیلانی گورمانی ۔ سردار جمال خاں لغاری ۔ سردار عطا محمد خاں کھوسہ اور چوہدری چندو لعل) بلا مقابلہ اسمبلی کے رکن منتخب ہو گئے ہیں ۔

کراچی ۔ ۸ فروری حکومت سندھ نے سکھر بند کے ان ۹ ستونوں کی مرمت کے لئے جنہیں گذشتہ سیلاب میں نقصان پہنچا تھا ۲½ لاکھ روپے کی رقم منظور کی ہے ۔ امید کی جاتی ہے کہ یہ کام ۶ ماہ کے اندر مکمل ہو جائے گا ۔

مختصرات

کراچی ۔ ۸ فروری ۔ امریکہ کے آبپاشی کے ماہر پیر کے روز مغربی پاکستان کے چار روزہ دورہ پر کراچی پہنچ جائینگے ۔

کراچی ۸ فروری ۔ عراقی اور پاکستانی نمائندوں میں تجارتی معاہدے کے سلسلے میں گفتگو آج بھی جاری رہی

مظفر آباد ۸ فروری ۔ چوہدری غلام عباس نے مفتی اعظم فلسطین الحاج امین الحسینی کو آزاد کشمیر میں آنے کی دعوت دی ہے ۔

راولپنڈی ۸ فروری ۔ آزاد کشمیر حکومت کے صدر کرنل علی احمد شاہ نے موتمر عالم اسلامی کے اجلاس سے ایک پیغام میں اپیل کی ہے کہ مسئلہ کشمیر اجلاس کی کامل توجہ حاصل کریگا

کراچی ۸ فروری ۔ آج سر آغا خاں نے وزیر اعظم پاکستان سے ملاقات کی ۔ اسکے بعد دیر تک وزیر صنعت پاکستان سے پاکستان کی صنعتی ترقی کے موضوع پر گفتگو کی ۔

بحث منگل کو ہو گی

لیک سکسیس ۔ ۸ فروری ایک تازہ ترین اطلاع کے مطابق سلامتی کونسل مسئلہ کشمیر پر منگل کے روز بحث شروع کریگی ۔

٭ نزدیک و دُور سے ٭

ٹیرس پلاڈا (سنساکی) ۸ فروری ۔ پاکستانی سفیر متعینہ امریکہ مسٹر ایم اے اصفہانی نے ایک صحافتی کانفرنس کو مخاطب کرتے ہوئے بتایا کہ پاکستان نے اپنی اقتصادی ترقی کی سکیموں کو عملی جامہ پہنانے کے سلسلہ میں عالمی بنک سے قرضہ مانگا ہے اگر پاکستان کی اقتصادی ترقی کی سکیموں کو عملی جامہ پہنایا گیا تو وہ دن دور نہیں ہے جبکہ مضبوطی سے اپنے پیروں پر کھڑا ہو سکے گا ۔

لاہور ۸ فروری ۔ پنجاب پاکستان مشترکہ مہاجرین کونسل کا اجلاس ۱۷ فروری کو لاہور میں ہو گا ۔ معلوم ہوا ہے اس اجلاس میں متروکہ جائدادوں کے کرایوں کا مسئلہ بھی زیر بحث آئے گا ۔

لاہور ۸ فروری کل یتیموں اور بیواؤں کی امدادی کمیٹی کا خاص اجلاس ڈپٹی کمشنر لاہور کی صدارت میں ہوا ۔ جس میں فیصلہ ہوا کہ ۲۰۱۵ روپے کی رقم چونکہ نہایت ہی قلیل ہے اور صرف خاص مستحق ہی فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور درخواستوں کی تعداد ۲۲۵ ہے لہذا ڈی ۔ آر ۔ سی بحالیات اپنے عملے کی معرفت پہلے مستحقین کے حالات کا جائزہ لیں ۔

اوسلو ۔ ۸ فروری ناروے تمام آلات سے لیس ایک جنگی ہسپتال کوریا روانہ کرنے والا ہے ۔ اس غرض کے لئے ناروے کی حکومت نے ۵۰ لاکھ کروڑ کی رقم منظور کی ہے ۔ اس ہسپتال میں ۱۰۰ بیڈ ۔ ۱۰ ڈاکٹر اور ۲۰ نرسیں ہوں گی ۔

عمان ۸ فروری ۔ فرانسیسی حکومت نے ارض مقدس سے زیتون کی لکڑی اور سیپ کی مصنوعات کی درآمد سے پابندی ہٹالی ہے ۔ لیکن درآمدات کو ۱ ہزار پونڈ سالانہ تک محدود کر دیا ہے ۔

لیک سکسیس ۔ ۸ فروری ۔ شامی حکومت نے مسٹر رفیق آشا کو اقوام متحدہ میں اپنا مستقل نمائندہ مقرر کیا گیا ہے

نئی دہلی ۸ فروری ۔ کل یہاں چاندنی چوک کے ۱۰۰ فٹ بلند گھنٹہ گھر کے گر جانے سے ۹ افراد ہلاک اور ۹ زخمی ہوئے ۔

لیک سکسیس ۔ ۸ فروری ایک اطلاع کے مطابق جمعے کو سلامتی کونسل مسئلہ کشمیر پر بحث نہیں کر رہی ہے کونسل کے صدر (فرانسیسی نمائندے نے) اس بحث کے رسمی تعین کو تسلیم نہیں کیا ۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا ۔

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

روزنامہ —— الفضل —— لاہور

۹ رفروری ۱۹۵۱ء

غیر مسلم — اور — تبلیغ اسلام

(۲)

مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے نصف صدی سے بھی زیادہ عرصہ پہلے علمائے اسلام کی توجہ اس امر کی طرف دلائی تھی۔ کہ اس زمانہ میں تبلیغ اسلام کے امکانات پہلے سے بہت زیادہ بڑھ گئے ہیں۔ اس لئے بجائے اپنا وقت دور ازکار خیالات میں ضائع کرنے کے انہیں چاہیئے کہ وہ اپنا تمام رجحان تبلیغ اسلام کی طرف کریں۔ مسیح موعود علیہ السلام نے بارہا ان کو اس کام میں تعاون کی دعوت بھی دی۔ اور ان کو اس کام کی طرف متوجہ ہونے کے لئے طرح طرح سے تحریص و ترغیب بھی دلائی۔ مگر انہوں نے آپ کی باتوں کو استہزا اور تمسخر اور آپ پر اتہامات لگانے اور آپ کے راستہ میں روڑے اٹکانے میں صرف کرنا ہی زیادہ مناسب خیال کیا۔ اور تبلیغ اسلام کے ضمن میں کچھ بھی نہ کیا۔

آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ انہوں نے اس بارے میں آج تک کچھ بھی نہیں کیا۔ اور وہی کام یعنی آپ کی مخالفت میں اپنی تمام قوتیں صرف کئے جاتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جماعت احمدیہ کی جدوجہد کو دیکھ کر کبھی کبھی کسی بندۂ خدا کے دل میں تبلیغ کا جوش اٹھتا بھی رہا ہے۔ تبلیغی انجمنوں کی بنیادیں بھی رکھی جاتی رہی ہیں۔ لیکن یہ جوش چند ہی دن میں اتر جاتا رہا ہے۔ ان تمام انجمنوں اداروں وغیرہ کے کام کا اگر جائزہ لیا جائے تو یقیناً آپ دیکھیں گے کہ ان کا کام صفر سے زیادہ نہیں ہے۔

غیر ممالک میں جاکر تبلیغ کرنا تو کجا اپنے ملک میں بھی کچھ نہیں ہو سکا۔ البتہ کبھی کبھی جب ایسے واقعات یہاں ہوتے رہے ہیں۔ جیسا کہ ملکانوں کے ارتداد کا واقعہ تھا تو کچھ دن کے لئے اخبارات میں جوش وخروش کا اظہار ہو جاتا۔ مگر جلد ہی یہ جوش ٹھنڈا بھی پڑ جاتا رہا ہے۔ اور نتیجہ وہی کہ کچھ بھی نتیجہ پیدا نہ ہو سکا۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ علمائے اس دوران میں کوئی مفید کام کیا ہی نہیں۔ بے شک بعض علمائے اسلام کے متعلق تصنیف وتالیف میں اور بیشتر نے [illegible] خدمات سرانجام دی ہیں۔ لیکن یہ علمائے وہی ہیں جنہوں نے مغربی تعلیم سے کچھ بہرہ حاصل کیا ہے [illegible] تصنیف وتالیف کا کچھ کام کیا ہے۔ لیکن ایسے کام کو براہ راست تبلیغ اسلام کا کام نہیں کہا جاسکتا۔ ہم جو عرض کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ ان علمائے نے جن کو دین اسلام سے محبت کا دعوٰے رہا ہے۔ اور جنہوں نے دینی علوم میں مہارتیں پیدا کیں۔ دینی مکاتب ومدارس کھولے یا اور اس قسم کے ادارے بنائے انہوں نے سب کچھ کیا۔ مگر ایک نہیں کیا تو تبلیغ اسلام کا کام نہیں کیا۔

یورپ اور دوسرے بیرونی ممالک میں جاجاکر تبلیغ کرنا تو بڑی بات ہے۔ ان علمائے سے تو یہ بھی نہیں ہو سکا۔ کہ اپنے ہمسائے غیر مسلموں کے دلوں سے اسلام کے متعلق جو غلط فہمیاں جم گئی ہوئی ہیں۔ ان کو دور کرنے کی ہی کچھ کوشش کی جاتی۔ اگر ہمارے یہ علمائے اپنے فرض کو سمجھتے۔ تو اس ملک کے غیر مسلموں کو مسلمان نہ بناتے نہ سہی کم سے کم اتنا ہی کرتے کہ اپنے ہمسایوں کو اسلام کا صحیح چہرہ ہی دکھا سکتے یہی نہیں کہ انہوں نے اتنا بھی نہیں کیا۔ بلکہ انہوں نے تو بعض دور ازکار مسائل پر زور دے کر دلوں میں اسلام کے متعلق جو غلط فہمیاں اور بدظنیاں بیٹھ گئی ہوئی ہیں۔ ان کو اور بھی پختہ ومحکم کر دیا۔ بلکہ جن لوگوں نے انہیں ایسے مسائل میں انہماک سے روکا انہی کے خلاف اٹھتے رہے۔ اور ان کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا۔

آج ہم دیکھتے ہیں کہ اگرچہ سب حساس طبیعتیں تبلیغ کی اشد ضرورت محسوس کرتی ہیں۔ مگر یہ قافلہ جہاں تھا وہیں پڑا ہے ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھ سکا۔

اتنے عرصہ میں جہاں تک تبلیغ کا تعلق ہے ان علمائے نے اگر کچھ کیا ہے تو وہ یہی ہے کہ آپس میں ایک دوسرے پر کفر کے فتوے لگاتے ایک دوسرے کو مرتد قرار دیتے۔ اور واجب القتل ٹھہراتے رہے ہیں۔ تبلیغ کے نقطۂ نظر سے یہ کام بجائے خود نہایت مضر رساں ثابت ہؤا ہے۔ نہ صرف اس سے اسلام کے مختلف فرقوں میں باہم خانہ جنگی رہی ہے بلکہ غیر مسلموں کی اسلام سے زیادہ نفرت کا باعث ہؤا ہے۔

بعض علمائے بری طرح سیاسی چکر میں پھنسے رہے ہیں جیسا کہ ہم نے کل عرض کیا ہے انہوں نے سیاسیات حاضرہ سے متاثر ہو کر اسلام کو محض ایک سیاسی نظریہ میں ڈھال دیا ہے۔ ان میں سے ایک سکول دیوبند کے علماء کا پیش پیش رہا ہے۔ جہاں ہم ان علماء کی عزت کرتے ہیں۔ وہاں یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ تبلیغ اسلام کو جس قدر نقصان اس وقت پہونچ رہا ہے۔ اس کی وجہ موجب یہی سیاسی علماء ہیں۔ جیسا کہ ہم نے کل عرض کیا تھا ان علماء کی نیات خواہ کتنی بھی نیک و پاک ہوں انہوں نے اسلام کو جس رنگ میں پیش کیا ہے۔ اگرچہ ان کا مقصد مسلمانوں میں سیاسی بیداری پیدا کرنا ہی کیوں نہ ہو۔ وہ رنگ ایسا ہے کہ اس سے غیر مسلموں کی اسلام سے نفرت بڑھتی ہے کم نہیں ہوتی۔

ان علمائے میں سے جنہوں نے اسلام کو ایک خالص سیاسی نظریہ بناکر رکھ دیا ہے مولوی عبید اللہ سندھی جیسا متلون مزاج انسان بھی ایک ہے۔ جنہوں نے سب سے پہلے اسلام کی مارکسی تشریح کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن چونکہ آپ کی تعلیم وتربیت پختگی کی حد تک نہیں پہونچی تھی اس لئے کبھی کبھی آپ اسلام کو نری جابرانہ تحریک بنا دیتے ہیں۔ مودودی صاحب کے تشددی نظریہ اسلام کی ایجاد کا سہرا آپ کے ہی سر پر ہے آپ کی تحریرات پڑھنے سے یہی اثر ہوتا ہے کہ آپ حضرت ولی اللہ شاہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کو ہندوستان کا مارکس ثابت کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ آپ کی تحریرات کے سراسر من گھڑت معنے نکالتے ہیں۔ آپ نے قرآن کریم کی آیات پاک کی ایسی ایسی عجیب وغریب توجیہات فرمائی ہیں کہ اسلام محض ایک مادی تحریک بن کر رہ جاتا ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ سے قطعاً کوئی تعلق نہیں۔ آپ کی دانست میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تمام جدوجہد صرف انسانوں کے روٹی کے سوال کو حل کرنے کے لئے تھی۔ آپ کی راتوں کی عبادتیں محض شکم کے توازن کو قائم کرنے کے لئے فکر وغور کے سوا کچھ نہیں تھیں۔ چونکہ مولوی صاحب پرلے درجہ کے متلون مزاج انسان تھے۔ آپ اپنے فکر میں یکسانی رکھنے میں بالکل ناکام رہے ہیں۔ اور آپ کے اقوال چند متضاد باتوں کے مجموعہ کے سوا کچھ نہیں۔ ان تحریروں اور اقوال کے مطالعہ سے سوائے پریشانی خیال اور دردسر کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

غرض مولوی عبید اللہ صاحب سندھی سیاسی علما کا ایک نمایاں نمونہ ہیں۔ جن سے متاثر ہو کر مودودی صاحب نے اپنے سیاسی اسلام کا نظریہ وضع کیا ہے۔ یہ سیاسی علمائے اسلام ہیں جنہوں نے تبلیغ اسلام کو سخت سے سخت نقصان پہونچایا ہے۔ اور اسلام کو سلامتی کا نہیں بلکہ تشدد کا دین بنا دیا ہے۔ انہی علمائے نے یادریوں کے اس اعتراض کو بے حد تقویت پہونچائی ہے۔ کہ اسلام تلوار کے ذریعہ پھیلا ہے۔ آج یورپ اور امریکہ میں آپ اسلام کی تبلیغ کرنے لگیں تو پہلے جس رکاوٹ سے آپ کا واسطہ پڑتا ہے۔ وہ یہی اعتراض جو چھٹتے ہی آپ کو اسلام کے متعلق سننا پڑتا ہے۔ ان علماء کی مہربانی سے غیر مسلموں کو اسلام کا صحیح چہرہ دکھانا نہایت مشکل ہو گیا ہے۔

ہم الفضل میں یہ بات کئی بار اور مختلف طریقوں سے واضح کر چکے ہیں۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے کہ اگر ہمارے علماء واقعی غیر مسلموں میں تبلیغ کا آغاز کرنا چاہتے ہیں۔ تو ان کو پہلے اس پر غور وخوض کر لینا چاہیئے۔ اور ایسے تشددی نظریات کو جن کا نہ تو مسلمانوں کو موجودہ حالات میں کوئی فائدہ پہونچ سکتا ہے۔ اور تبلیغ اسلام کے راستہ میں بھاری روک بنے ہوئے ہیں چھوڑنا پڑے گا۔ اور اسلام کو واقعی سلامتی اور امن کا مذہب جیسا کہ وہ ہے مان کر دوسروں کے سامنے پیش کرنا ہوگا۔ ورنہ تبلیغ کے خیال کو ہی خیرباد کہہ دینا چاہیئے۔ کیونکہ آج کی سمجھدار دنیا میں ایسے مذہب کو کوئی ماننے کو تیار نہیں ہو سکتا۔ جس کا پہلا اصول یہ بیان کیا جائے۔ کہ تلوار کے ذریعہ لادینی حکومت کی جگہ اسلامی حکومت قائم کرنا بھی جہاد ہے۔ یہ نظریہ گھر والوں کے لئے فتنہ و فساد اور باہر والوں کے لئے دشمنی اور نفرت خریدتا ہے۔

دعائے مغفرت

(۱) میری اہلیہ حشمت بی بی صاحبہ بوجہ بچہ کی پیدائش کے تین ماہ بیمار رہنے کے بعد ۲۸-۱-۵۱ کو وفات پاگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار محمد عبد اللہ ولد مستری علیم اللہ صاحب مرحوم محلہ دار الرحمت قادیان حال حافظ آباد گوجرانوالہ

(۲) میری اہلیہ کی والدہ سردار بیگم صاحبہ موضع ٹھیٹہ موتے میں ۲۹-۱-۵۱ کو وفات پاگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ موصیہ تھیں جنازہ کی نماز میں احمدی احباب سے کوئی شامل نہ تھا۔ احباب نماز جنازہ غائب ادا فرمائیں۔ اور دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار محمد عظیم باجوہ ۸۸ جی ماڈل ٹاؤن لاہور

(۳) میری بھتیجی مورخہ ۱۱-۱-۵۱ بروز جمعرات ۶ بجے صبح وفات پاگئی انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار ایم غلام رسول کونسٹیلٹنگ ہاؤس ربوہ

(۴) کل میرے خسر چوہدری احمد خان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کھیوالی چند روز بیمار رہ کر وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت [illegible]

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ (ربوہ) پر چین کے ایک احمدی نوجوان کی تقریر

مجھے اسلام کا زندہ اور حقیقی نمونہ صرف جماعت احمدیہ میں ہی نظر آیا

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ربوہ کے موقعہ پر چین کے ایک احمدی نوجوان عبداللہ چی صاحب نے ایک مختصر تقریر فرمائی تھی۔ ذیل میں اس کا اردو ترجمہ درج کیا جاتا ہے:۔

میرے پیارے احمدی بھائیو!

میں آپ صاحبان سے ملکر بہت خوش ہوا ہوں اور اپنی زندگی میں مخلص اور سچے مسلمانوں کے اتنے بڑے اجتماع کو دیکھ کر میں اپنے آپ کو خوش نصیب خیال کرتا ہوں۔

میں ایک چینی ہوں اور چین کے شمال مغربی حصے کا رہنے والا ہوں جس کی اکثریت مسلمان ہے یہ محض خدا کا فضل ہے کہ مجھے یہاں حقیقی اسلام کے مطالعہ کا سنہری موقعہ میسر آیا۔ اور میں تقریباً ایک سال سے ربوہ میں مطالعہ کر رہا ہوں۔ اگرچہ زبان کے متعلق مجھے بڑی بڑی مشکلات سے دوچار ہونا پڑا۔ تاہم میں نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی۔ اور خداتعالیٰ کے فضل سے میں ان مشکلات پر غالب آ گیا۔ مجھے اس پر بجا فخر ہے کہ میں نے کسی حد تک احمدیت کے متعلق علم حاصل کیا۔ اور خدا کے فضل سے مجھے احمدیت قبول کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ اب میں آپ کو بتاؤنگا کہ میں نے احمدیت کیوں قبول کی۔

پہلی وجہ یہ ہے کہ جب میں شروع شروع میں یہاں آیا۔ تو میں نے اہل ربوہ کے طور و اطوار اور سلوک کا بغور مطالعہ کیا۔ وہ مسلمان ہیں ان کا ایمان دوسرے مسلمانوں کی طرح محض ایک لفظی چیز نہیں بلکہ وہ درحقیقت اس پر پوری طرح کاربند ہیں۔ مرد۔ عورت۔ بوڑھے اور بچے نمازیں التزام سے ادا کرتے ہیں۔ وہ اپنے فرائض کو نہائت ہی خندہ پیشانی سے ادا کرتے ہیں۔ اور عوام کے فائدے کے لیے بلا معاوضہ نہائت شاندار کام کرتے ہیں جیسا کہ امسال سیلاب کے دنوں میں کیا گیا۔ ربوہ کے قرب و جوار میں ریلوے لائن اور شاہراہ نہائت درجہ خراب ہو چکے تھے۔ اہل ربوہ نے ایک تنظیم کے ماتحت بلا معاوضہ ان کی مرمت وغیرہ کی۔ درحقیقت ایک مسلمان کی ایسی ہی شان ہونی چاہیئے اور اسلام بھی ہمیں یہی سکھاتا ہے۔

دوسرے یہ کہ غیر احمدی یہ ایمان رکھتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے تیرہ سو سال بعد مہدی اس دنیا میں تشریف لے آئیں گے تا تمام مذاہب کے متبعین کو مسلمان بنائیں عیسائیت کا بھی یہی دعوےٰ اپنے یسوع مسیح کے متعلق ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ مہدی اور مسیح دونوں ایک ہی شخصیت ہیں۔ مگر قرآن کریم کی تعلیم کے متعلق ہمارا عقیدہ ہے کہ تقریباً ۲ ہزار سال پہلے مسیح علیہ السلام طبعی موت سے وفات پا چکے ہیں۔ پھر یہ کس طرح باور کیا جا سکتا ہے۔ کہ وہ اپنے پہلے مادی جسم سمیت اس دنیا میں آئیں۔ پس مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور ان کا وجود ہی مسلمان کے لئے مہدی اور عیسائیوں کے لئے مسیح ہے۔

تیسرے احمدیت (حقیقی اسلام) ایک زندہ مذہب ہے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ (جیسا کہ) پہلے وقتوں میں خداتعالیٰ نے اپنے بندوں پر الہام نازل فرماتا تھا۔ اسی طرح وہ اب بھی اور آئندہ بھی حسب ضرورت اس سلسلہ کو جاری رکھے گا۔ اور ہمارا فرض ہے کہ جب کبھی اس کا کوئی نبی ہمارے پاس الہام اور وحی لے کر آتا ہے اس پر یقین کریں۔ پس احمدیوں کا یہ عقیدہ زیادہ درست اور صحیح ہے بہ نسبت دوسرے مسلمانوں اور دوسرے مذاہب کے جن کا ایمان ہے کہ خداتعالیٰ (نے اپنے تعلقات کو بندوں سے منقطع کر لیا ہے) کسی پر الہام اور وحی نازل نہیں کرتا۔

چوتھے جیسا کہ میں نے اوپر اس بات کا اظہار کر دیا ہے کہ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔ اور احمدیوں کا اسلام پر ایمان صرف ذہنی اور لفظی چیز ہی نہیں۔ بلکہ حقیقی ایمان ان کے اعمال سے ظاہر ہے۔ اسلام کی اشاعت ساری دنیا میں لازمی ہے۔ دوسرے مسلمان صرف برائے نام مسلمان ہیں عمل کے میدان میں ان کا شمار حقیقی مسلمانوں میں نہیں ہو سکتا مگر احمدی اس مقدس فریضہ کو نہائت جوش سے ادا کرتے ہیں۔ احمدی مبلغین دنیا کے کونے کونے میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور انہوں نے افریقہ یورپ اور امریکہ کو خاص طور پر اپنا مقام عمل بنا رکھا ہے اور خداتعالیٰ کے مقدس پیغام (اسلام) کو دنیا میں پھیلا رہے ہیں۔ اور خداتعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی ہی مساعی جمیلہ سے دنیا اسلام کے نور سے منور ہوگی۔

پانچویں میرا احمدیت قبول کرنا میری ایک خواب کی بنا پر بھی تھا۔ یہ تمبر کی بات ہے جب میں نے رویا میں دیکھا کہ میں اور بہت سے دوسرے لوگ ایک بہت بڑے شہر میں اور ایک نہائت ہی خوبصورت مکان میں (جو کہ پارلیمنٹ کے مکانات کی طرح کا ہے) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے استقبال کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اچانک ہی شمال مشرق کی طرف سے سوار نمودار ہوئے اور شہر کے گیٹ کے نزدیک نیچے اترے۔ بازار میں لوگ دو رویہ کھڑے ہیں آپ ان کے درمیان سے آہستہ آہستہ کچھ پڑھتے ہوئے گزر رہے ہیں۔ آپ کے پیچھے موسیقی کا جلوس ہے اور بڑے بڑے عہدہ دار ہزاروں کی تعداد میں آپ کے پیچھے پیچھے آ رہے ہیں۔ تب آپ (شہر کے) جنوبی کونے کی طرف چلے گئے۔ جہاں پر ایک بہت بڑا وسیع میدان ہے جس کے بیچوں بیچ ایک سٹیج ہے۔ جس کے ارد گرد بہت سے درخت ہیں اور ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ وہاں کوئی جلسہ ہونے والا ہے۔ اس کے بعد میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو بھی اسی شہر کی طرف آتے ہوئے دیکھا مگر حضور کے آنے کا راستہ پہلے سے (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کے راستہ سے مختلف تھا۔ آپ ایک گہرے نیلے رنگ کی موٹر میں سوار ہیں۔ اور خود ہی اسکو نہائت تیز چلا رہے ہیں۔ آپ نے کار کو ایک چوراہے پر ٹھہرا دیا۔ وہاں پر چینی طرز کا ایک بہت بلند مینار ہے۔ تب آپ اس مینار کی چوٹی پر چڑھ گئے۔ وہاں چوٹی پر ایک عالمگیر ریڈیو سٹیشن نصب ہے۔ آپ نے سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد اردو میں لیکچر براڈکاسٹ کرنا شروع کر دیا ہے جس کو میں سمجھ نہ سکا۔ لیکچر ختم کرنے کے بعد آپ اسی موٹر میں جلسہ کی جگہ تشریف لے گئے۔ جہاں پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کا انتظار فرما رہے تھے۔ تاکہ آپ لیکچر دیں۔ چنانچہ اس جلسہ کو ہزاروں ہزار لوگوں نے سنا۔ خاص طور پر بچے اس میں کثرت سے شامل تھے۔ جو کہ سٹیج کے ارد گرد کے درختوں پر چڑھے ہوئے تھے۔ اچانک معجزانہ طور پر ایک تغیر رونما ہوا۔ اور تمام بچے گلاب کے سفید پھولوں میں تبدیل ہو گئے۔

اس خواب کے بعد میرا ایمان نہائت مضبوط ہو گیا۔ اور میں یقین کرتا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا بذریعہ ریڈیو خطاب کرنے کا مطلب یہ ہے کہ احمدیت دنیا کے ہر گوشہ میں پھیلے گی۔ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت اسلام کی فتح پر دلالت کرتی ہے۔

یہ مذکورہ پانچ وجوہات ہیں۔ جن کی بنا پر میں احمدیت میں داخل ہوا۔ دنیا گمراہی کی تاریکی میں بھٹک رہی ہے اور اس ضلالت اور ظلمت کو صرف احمدیت کا نور ہی دور کر سکتا ہے۔ اس تاریکی میں بھٹکنے والا ہر شخص روحانی غذا اور پانی کا متلاشی ہے۔ اور احمدیت ہی ان کے لئے ایسا سرچشمہ ہے۔ جہاں سے وہ اپنی بھوک اور پیاس بجھا سکتے ہیں۔ میں دعا بھی کرتا ہوں۔ اور مجھے امید ہے۔ بلکہ یقین ہے۔ کہ دنیا جلد یا بدیر اپنی روحانی بھوک اور پیاس بجھانے کے لئے ضرور اس چشمے کی طرف رجوع کرے گی۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

آہ سید عباس احمد مرحوم

۲۸ جنوری ۱۹۵۱ء کو سید عباس احمد صاحب غسل کرنے کے بعد کچھ آرام کرنے کے لئے لیٹ گئے اور نیند آ گئی۔ اسی حالت میں اچانک ان پر فالج کا حملہ ہوا۔ اور یکایک جسم کے دائیں جانب تمام اعضاء پر فالج کا شدید اثر ہو گیا۔ اور زبان بھی بند ہو گئی۔ بیدار ہونے پر تحریر کے ذریعہ اپنی کیفیت بتلائی کسی قسم کا علاج معالجہ کارگر نہ ہوا۔ اور سید صاحب موصوف یکم فروری صبح ½ ۹ بجے کے قریب وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے اس لئے فوری طور پر جنازہ ربوہ پہنچایا گیا۔ اور نماز جمعہ کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی مرحوم نیک خصلت۔ شریف اور ملنسار طبیعت کا مالک تھا نماز کا پابند اور بلند اخلاق رکھتا تھا۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے میٹرک کا امتحان پاس کیا تھا اور مکرم حافظ سید عبدالمجید صاحب آف منصوری کا صاحبزادہ تھا۔ میں ان کے جملہ خاندان سے اس ناگہانی اور جوانی کی موت پر اظہار ہمدردی کرتا ہوں اور احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا فرماویں

(مرزا منیر احمد پروپرائٹر آر سو کسپورٹس لاہور)

ایک بزرگ درویش ۔۔ (بقیہ صفحہ ۶)

آنکھیں ترستی ہیں۔ تو پھر یہ فرماتا کہ "سب کو چھوڑ دو خلیفے کو پکڑو" یہ بتاتا ہے کہ دین کی خدمت کے لئے خلیفۃ اللہ کے امر پر کمربستہ رہو اور رشتہ داروں کے چھوٹنے۔ فانی خوشیوں کے جانے پر خیالات کو حیلا نہ کرو بات یہی ہے کہ دین کو مقدم کئے بغیر اور سب دوکوں کو پس پشت ڈالے بغیر اللہ تعالیٰ کی رضا اور فلاح ناممکن ہے۔ خلیفہ برحق کی صدا پر لبیک کہنا رضاء الٰہی کا موجب ہے۔

مستری غلام محمدؐ صاحب آف ہڈیارہ

(از کیپٹن جمال الدین صاحب گل سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ ہڈیارہ)

مستری غلام محمدؐ صاحب مرحوم کے ساتھ خاکسار کو جنوری ۱۹۴۶ء میں پہلی مرتبہ ملنے کا اتفاق ہوا۔ جبکہ خاکسار ملازمت کے سلسلہ میں تعینات ہو کر ان کے موجودہ گاؤں ہڈیارہ میں آیا۔ تو مقامی لوگوں سے دریافت کیا۔ کہ یہاں کوئی احمدی ہے؟ تو لوگوں نے تبلایا۔ کہ مستری غلام محمدؐ صاحب احمدی ہیں۔ چنانچہ خاکسار نے ان سے جا کر ملاقات کی اور اپنا تعارف کرایا۔ تو مرحوم مارے خوشی کے پھولے نہ سمائے۔ اور بار بار تحدیث نعمت کے طور پر کہتے تھے۔ کہ میں نے خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں بڑی دعائیں کی تھیں۔ کہ اے پاک پروردگار۔ اس خطۂ ارضی کو جو روحانیت کے اعتبار سے بالکل کورا ہے۔ منور کرنے کے لئے اپنے جاں نثاروں کی ایک جماعت پیدا کر۔ سو اس دعا کی قبولیت کے آثار نظر آنے لگے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ آپ کو بھی خدا تعالیٰ نے انہی دعاؤں کے نتیجہ میں یہاں بھیج دیا ہے۔

مرحوم اصل باشندے موضع جھیلیاں کے تھے۔ جو ہڈیارہ سے تقریباً دو اڑھائی میل کے فاصلہ پر تھے۔ چند ایک وجوہات کی بناء پر اپنے آبائی گاؤں میں رہنا پسند نہ کرتے تھے۔ جس کی وجہ سے آپ۔ موضع ہڈیارہ میں مکانات بنا کر آباد ہو گئے تھے۔ خود لاہور کی ورکشاپ لوکو میں ملازم تھے ہفتہ میں ایک دو دفعہ ضرور ہڈیارہ میں آتے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی جماعت کا اہم کام ہوتا۔ تو اس کو بھی انجام دیتے۔

خاکسار کو مرحوم کی زبان سے قبول احمدیت کا حال سننے کا، کئی دفعہ موقع میسر آیا۔ آپ ذکر کیا کرتے تھے۔ کہ میں کندیاں ریلوے سٹیشن پر ملازم ہوا کرتا تھا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ ۱۹۲۷ء میں ایک مولوی وہاں آیا۔ اس کے متعلق معلوم ہوا۔ کہ آج رات تقریر ہوگی۔ میں بڑے شوق سے سننے کے لئے گیا۔ مگر مولوی صاحب نے حضرت مرزا صاحبؑ پر بڑے سخت الزامات لگانے شروع کر دیئے۔ اور اتنا زہر اگلا کہ تمام رات چیختا رہا۔ آخر میں تنگ آ کر اٹھ کر اپنے بستر پر آ کر لیٹ گیا۔ جب تک میں جاگتا رہا۔ یہی سنتا رہا۔ کہ دیکھنا مرزا صاحب بہت فریبی ہیں (نعوذ باللہ) کہیں دھوکا نہ کھا جانا۔ میرے دل میں جستجو پیدا ہو گئی۔ میں نے قادیان جانے کا پختہ ارادہ کر لیا۔ کہ اگر واقعی مرزا صاحبؑ فریبی ہیں۔ تو ان کا سب فریب اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہیئے۔ اور اگر سچے ہوں۔ تو پھر ان کو مان لینا چاہیئے۔ چنانچہ میں گھر کے لوگوں سے چوری قادیان چلا گیا۔ ابھی بٹالہ سے قادیان کو ریل جاری نہ ہوئی تھی۔ اس لئے بٹالہ سے پیدل قادیان تک جانا پڑتا تھا۔ یا یکہ وغیرہ مل جاتا تھا۔ مجھے پیدل ہی جانا پڑا۔ جس کی وجہ سے میں شام کے وقت قادیان پہنچا۔ اور ایک مسجد میں ڈیرا لگا لیا۔ میں یہ نہ جانتا تھا۔ کہ یہاں کوئی باقاعدہ مہمانخانہ وغیرہ ہے۔ اور کسی سے ڈر کے مارے پوچھتا بھی نہ تھا۔ کہ مبادا کہیں مرزا صاحب میرے ساتھ فریب نہ کر لیں۔ لیکن وہاں مسجد میں جو نمازی تھے۔ انہوں نے مجھ سے دریافت کیا۔ کہ آپ کہاں سے آئے ہیں۔ اور کیا کام ہے۔ تو انہوں نے میرے مہمل جواب سے اندازہ لگا لیا۔ کہ یہ شخص مولویوں کا بہکایا ہوا ہے۔ چنانچہ کھانے کے لئے انہوں نے مجھ سے دریافت کیا۔ تو میں نے دبی زبان سے کہا۔ کہ مجھے بھوک نہیں۔ حالانکہ مارے بھوک کے بُرا حال تھا۔ وہ بزرگ آدمی تھے سمجھ گئے۔ اور میرے لئے کھانا لائے۔ میں نے کھایا اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ پھر اس بزرگ نے مجھے تسلی دی۔ کہ آپ کو جو غلط فہمیاں ڈالی گئی ہیں۔ آپ ان کو اچھی طرح سے جانچ لیں۔ کہ وہ کہاں تک غلط یا درست ہیں۔ چنانچہ دو تین دن میں قادیان میں رہا۔ اور بڑے غور سے ہر ایک چیز کو دیکھا۔ تو خدا تعالیٰ نے مجھ پر حق کھول دیا۔ میری تسلی ہو گئی۔ اور مجھے بیعت کی توفیق ملی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

خاکسار کو جنوری ۱۹۴۶ء سے جنوری ۱۹۵۱ء تک متواتر پانچ سال مرحوم کو بہت ہی قریب سے دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ مرحوم نیکی اور تقوی اللہ میں بہت ہی بلند درجہ رکھتے تھے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو حتی المقدور ادا کرنے میں کوشاں رہا کرتے تھے۔ سلسلہ اور بانیٔ سلسلہ علیہ السلام اور حضور کے خاندان سے والہانہ عقیدت رکھتے تھے۔ اگر سلسلہ کو کوئی مشکل سے مشکل کام بھی پڑ جاتا۔ تو مرحوم نہایت خندہ پیشانی سے اس کی انجام دہی کے لئے تیار ہو جاتے۔ اور ایک لذت محسوس کرتے۔ اور کہا کرتے تھے اگر ہم ہمت ہار دیں گے۔ تو یہ کام تو خدا تعالیٰ کا ہے۔ ہو کر ہی رہے گا۔ مگر ہم خواہ مخواہ ثواب ضائع کر دیں گے۔ ہمیشہ اپنے وجود کو نافع الناس بنانے کی کوشش میں لگے رہتے۔ مہمان نوازی میں ان کو اتنا لطف آتا تھا۔ کہ ڈھونڈے سے مثال مشکل ہے۔ باوجود ایک غریب آدمی ہونے کے اپنی غربت کی طرف کبھی نگاہ اٹھا کر بھی نہ دیکھا تھا۔ ورکشاپ میں ان کو قلیل سی تنخواہ ملتی تھی۔ مگر مرحوم اسی پر قانع تھے۔ اور اپنے بیوی بچوں کا گذارہ کرتے تھے۔ مرحوم کے پانچ لڑکے تین لڑکیاں اور ایک بیوی زندہ ہیں۔ ایک لڑکا اور ایک لڑکی فوت ہو چکے ہیں۔ چونکہ مرحوم کا مکان سڑک کے اوپر ہے۔ اس لئے ہر روز کوئی نہ کوئی مہمان ان کے مکان پر ضرور ہوتا تھا۔ مستری صاحب کی حاضری اور غیر حاضری سے کوئی فرق نہ پڑتا تھا۔ الا ماشاء اللہ آپ کی بیوی جو نہایت ہی مخلص احمدی مرحوم مولوی محمدؐ عبد اللہ صاحب اصحابی جو حاجی موسیٰ صاحب نیلا گنبد کے چھوٹے بھائی تھے کی صاحبزادی اور مکرمی مستری عبد الحکیم صاحب میکلوڈ روڈ والوں کی بڑی ہمشیرہ ہیں۔ بھی بہت ہی مہمان نواز ہیں۔ اور غالباً اسی وجہ سے مستری صاحب مرحوم کے گھر میں یہ روایات برقرار تھیں۔ مرحوم مہمان نوازی میں اتنے بڑھے ہوئے تھے۔ کہ جس کی سوائے قرون اولیٰ کے کہیں مثال نہیں ملتی۔ جب ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کے بعد مشرقی پنجاب سے مسلم مہاجرین کے قافلے آنے شروع ہوئے۔ تو انہوں نے جو غلہ سالی بھر کے لئے اپنے بال بچوں کے واسطے خرید کر جمع کیا ہوا تھا۔ کمال محبت اور شفقت سے بچوں کو اور عورتوں کو جو مشرقی پنجاب سے جبری انخلا کی وجہ سے دو دو تین تین دنوں کے بھوکے بلبلا رہے ہوتے تھے۔ کو کھانا کھلا دیتے تھے۔ جب تک گورنمنٹ کی طرف سے کوئی مکمل انتظام نہ ہوا۔ برابر یہی دستور رہا۔ یہاں تک کہ گورنمنٹ نے کھلچیاں والے قافلے کے لئے جو پیدل آ رہا تھا۔ جسکی تعداد قریباً ایک لاکھ افراد پر مشتمل تھی، کے لئے ہڈیارہ میں کیمپ کھولا۔ اور اس کے لئے گورنمنٹ نے باقاعدہ راشن وغیرہ کا انتظام کیا۔ وہ قافلہ جب ہڈیارہ پہنچا۔ تو کئی میلوں میں وہ خیمہ زن ہوا۔ جس سے مستری صاحب مرحوم کا مکان بھی قافلہ کے خیمہ کی لپیٹ میں آ گیا۔ عجیب اتفاق ہوا۔ کہ ان دنوں میں سخت بارشیں ہو رہی تھیں۔ راشن بھیگنے کا اندیشہ تھا۔ مستری صاحب مرحوم نے اپنے تمام خاندان کو سمٹا کر کونوں میں لگا دیا۔ اور تمام مکانات راشن کے لئے پیش کر دیئے۔ جس سے تمام راشن اور تقسیم کرنے والے محفوظ رہے۔ اور مہاجرین کی خدمت کرتے رہے۔ مستری صاحب مرحوم نے جس قدر لوگ ان کے احاطہ میں مزید سما سکتے تھے ان کو جگہ دے دی۔ چونکہ قافلہ میلوں میں پھیلا ہوا تھا۔ مستری صاحب کا مکان درمیان میں آ گیا تھا۔ اس لئے تمام مکان کے اندرونی اور بیرونی حصہ میں لوگوں نے پاخانہ پھیر پھیر کر بھر دیا تھا۔ مرحوم کے ہاتھ میں کہی ہوتی۔ اور تمام دن پاخانہ دباتے پھرتے۔ اور ہنستے اور کہتے کہ خدا تعالیٰ نے خدمت کا موقعہ دیا ہے۔ مرحوم کی حویلی میں دو کنوئیں تھے۔ یہاں تک کہ وہ دونوں کنوئیں خالی ہو گئے۔ پانی بند رہا۔ اس کے علاوہ مستری صاحب مرحوم کے گھر سے جہاں کھانے اور پینے کی اشیاء سب ختم کر دی تھیں۔ وہاں مستری صاحب کے گھر سے جاتے وقت مہاجر کوئی نہ کوئی چیز اٹھا کر ساتھ لے جاتے۔ حتیٰ کہ یہ سلسلہ یہاں تک بڑھا۔ کہ مستری صاحب مرحوم پاکستان میں بیٹھے بیٹھے مہاجروں کی طرح ہو گئے۔ مگر آپ اتنے حوصلے والے تھے۔ کہ ان کے چہرہ پر کبھی شکن نہیں آیا۔ بلکہ ہنستے ہنستے کہا کرتے کہ بھئی یہ تو خدا تعالیٰ کا ہم پر بڑا احسان ہے۔ کہ ہم کم از کم اپنے گھروں میں آرام سے تو بیٹھے رہے ہیں۔

مرحوم کو تبلیغ کا بے حد شوق تھا۔ جب کبھی تبلیغ کا کوئی موقعہ پیدا ہو جاتا۔ تو نہ صرف خود ہی بلکہ اپنے بچوں کو بھی ساتھ لے کر بڑے جوش سے مصروف تبلیغ ہو جاتے۔ تا بچوں کو ٹریننگ ہو جائے۔ خاکسار کو خاص طور پر کہا کرتے۔ کہ چودھری صاحب جب کبھی آپ کسی سے تبادلہ خیالات وقت مقرر کر کے کریں۔ تو میرے بچوں کو ضرور بلا لیا کریں۔ تا کہ ان کی تربیت ہو جائے۔ اپنے بچوں کو مخلص احمدی بنانے کے لئے بڑے فکرمند رہتے۔ ایک دفعہ عید الاضحیٰ کے موقعہ پر خاکسار نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ایک خطبہ جو وقف زندگی کے سلسلہ میں تھا۔ بعد نماز عید پڑھ کر سنایا۔ تو جب خطبہ ختم ہوا۔ تو مستری صاحب مرحوم جھٹ کھڑے ہو گئے۔ اور نہایت ہی درد بھرے الفاظ میں بھرائی ہوئی آواز سے اپنے لڑکوں کو مخاطب کر کے فرمانے لگے۔ کہ دیکھو تم میرے پیارے بیٹے ہو۔ اور میں تمہارا باپ ہوں۔ اگر تمہارا اور میرا یہ رشتہ درست ہے۔ تو میں تم سے حاضرین کو گواہ رکھ کر مطالبہ کرتا ہوں۔ کہ تم دونوں بڑے بھائی آپس میں صلاح کر لو۔ اور ایک بھائی اپنی زندگی خلیفۂ وقت کے ہاتھ پر وقف کر دے۔ تو میں تم پر خوش ہوں۔ ورنہ اگر قیامت کے روز تم نافرمان اولاد کے گروہ میں اٹھائے جاؤ۔ تو اس میں میرا کوئی قصور نہ ہوگا۔

مستری صاحب مرحوم نہایت سنجیدہ مزاج با اخلاق عبادت گزار صوم وصلوٰۃ کے پابند حدود اللہ کو قائم رکھنے والے۔ شمع احمدیت کے پروانے عام خلق اللہ کے ہمدرد اور احمدیت کے سچے خادم تھے۔ آخر میں دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ اور ان کی اولاد کا خود کفیل ہو۔ اور صحیح معنوں میں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ مرحوم کی وفات سے جماعت میں ایک بہت بڑا خلاء پیدا ہو گیا ہے۔ بزرگانِ سلسلہ اور درویشان قادیان اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس خلاء کو محض اپنے فضل سے پُر کر دے۔ آمین ثم آمین۔

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے والد صاحب محترم مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان کے بائیں بازو گردن سے لیکر سارے بازو میں درد رہتی ہے۔ اور رات کو تکلیف زیادہ ہو جاتی ہے۔ احباب اور بزرگان سے ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (بشارت احمدؐ واقف زندگی ماڈل ٹاؤن لاہور) (۲) میری اہلیہ صاحبہ والدہ چودھری فضل الٰہی صاحب بی۔ اے قریباً ۳ ماہ سے جوڑوں کے درد کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (مولا بخش ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر گوجرہ)

اسلام صلح و آشتی کا مذہب ہے

(از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مولوی فاضل مقیم قادیان دارالامان)

ہمارا پیارا مذہب اسلام روحانی و جسمانی طور پر امن و صلح اور محبت و شانتی کا مذہب ہے۔ وہ اپنے نام سے ہی امن و سلامتی کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امن و سلامتی کے شہزادے اور دنیا کے لئے باعث رحمت و برکت تھے۔ چنانچہ بابو برج بہاری لال صاحب بی۔ اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ دہلی فرماتے ہیں کہ

"حضرت صاحب امن۔ صلح اور آشتی کے فرشتے تھے۔ چنانچہ جس مذہب کی بنیاد انہوں نے ڈالی۔ اُس کا نام اسلام رکھا۔ جس کے معنی ہیں "سلامتی" "آشتی"۔ درشت کلامی اور سخت سست کہنا حضرت صاحب کے لئے کارناگزیر تھا۔ (رسالہ پیشوا دہلی ۶/۸)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے پیغامبر تھے۔ خدا کے پیغام کو دنیا تک پہنچانا آپ کا فرض منصبی تھا۔ مگر آپ نے نہایت ہی احسن طور پر محبت و پیار اخلاص و ہمدردی سے اس فرض کو ادا فرمایا۔ مصائب و آلام کا تختۂ مشق بنے مخالفین کے ہر ظلم و ستم کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔ مگر خود کسی فرد بشر پر جبر و تعدی اور سختی نہیں کی۔ مذہب کی غرض دلوں میں نیک تبدیلی پیدا کرنا اور نفوس کی اصلاح ہوتی ہے۔ اور یہ نیک مقصد ظلم و ستم یا جبر و تعدی سے کسی صورت میں حاصل نہیں ہو سکتا۔ جبر سے کسی شخص کو "منافق" تو بنایا جا سکتا ہے۔ مخلص مومن نہیں بنایا جا سکتا۔ بیشک آپ کو خدا کا حکم تھا۔ "بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ" کہ الٰہی پیغام کو پہنچاؤ۔ مگر اس کے ساتھ ہی ہدایت تھی کہ "لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ" (البقرۃ) کہ دین کے معاملہ میں کسی پر جبر و اکراہ کرنا جائز نہیں۔ ہدایت و گمراہی۔ نیکی و بدی اور حق و باطل واضح ہو چکے ہیں۔ ہر شخص آزاد ہے کہ وہ جس طریق کو چاہے اختیار کرے۔ وہ خود اپنے نفع و نقصان کا ذمہ دار ہے۔ پھر ارشاد فرمایا۔ "أَفَأَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتَّى يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ" (یونس) کہ کیا تو لوگوں کو مجبور کر سکتا ہے کہ وہ مومن بن جائیں غرض قرآن مجید میں کوئی بھی ایسا حکم موجود نہیں ہے جس کی وجہ سے مذہبی امور میں دوسروں پر سختی روا رکھنا جائز ہو۔ ہاں اس کے برعکس محبت و پیار سے وعظ و نصیحت اور تبلیغ و پرچار کرنے کا ارشاد بار بار موجود ہے چنانچہ اس بارہ میں چند معزز غیر مسلم حضرات کی شہادات درج کی جاتی ہیں۔

ا۔ پروفیسر ٹی۔ ڈبلیو آرنلڈ اسکوائر بی۔ اے اپنی مشہور کتاب "دی پریچنگ آف اسلام" میں فرماتے ہیں کہ

"قرآن میں کہیں کوئی عبارت ایسی نہیں ہے جو کسی طرح جبراً تبدیل مذہب کا حکم دیتی ہو"

(۲) مسٹر ڈی۔ جی۔ ڈیلسائی اخبار "ینگ انڈیا" میں، بہ عنوان "اسلام اور عدم تشدد" میں فرماتے ہیں کہ

"یہ نہایت افسوسناک امر ہے کہ ہندوستان میں بعض تاریخی وجوہ کی بنا پر اسلام اور تشدد کو مترادف خیال کیا جاتا ہے۔ مسلمان فاتحوں کی نسبت کہا جاتا ہے کہ انہوں نے ایک ہاتھ میں قرآن اور دوسرے ہاتھ میں تلوار لے کر ملکوں کو تہ و بالا کر ڈالا حالانکہ ہم قرآن پاک میں مطالعہ کرتے ہیں لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ۔ مذہب میں تشدد سے کام مت لو۔ یا مذہب میں جبر جائز نہیں فی الحقیقت پیغمبر اسلام تشدد یا جبر سے مذہب تبدیل کرانے کے اتنے خلاف تھے کہ جب اُن لوگوں نے جو ابتدائی زمانہ میں مسلمان ہوئے تھے، اپنے بیٹوں کو جو مشرک اور یہودی تھے جبراً مسلمان کرنے کی کوشش کی۔ تو آنحضرت نے اُن کو اس قرآنی حکم پر عمل کرنے کی تاکید کی۔ جب ایک باپ کے لئے ہی یہ مناسب نہیں کہ وہ اپنے بیٹے کو جبر و تشدد سے مسلمان کرلے تو ظاہر ہے کہ اجنبیوں اور غیروں کو تو اپنا مذہب تبدیل کرنے کے لئے کبھی مجبور کیا ہی نہیں جا سکتا۔ (اخبار ہمدرد دہلی ۱۲ ستمبر ۲۷ء)

حقیقت یہ ہے۔ کہ اسلام سب سے پہلے انسان کو اپنے نفس کی اصلاح کا حکم دیتا ہے۔ تاکہ اس کا تعلق خدائے قدوس سے ہو جائے۔ نفس کی اصلاح کی جد و جہد اور کوشش اسلامی اصطلاح میں جہاد اکبر یعنی سب سے بڑا جہاد کہلاتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا" کہ جو لوگ ہمارے پانے کے لئے جہاد یعنی خوب کوشش کرتے ہیں۔ ہم ان کو اپنے تک پہنچنے کا راستہ بتلا بھی دیا کرتے ہیں۔ اور خدا کے پانے کے لئے سب سے پہلی چیز یہی ہے۔ کہ اپنے نفس کو انسان رام کرلے۔ چنانچہ بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اسی مجاہدہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ؎

نفس کو مارو کہ اس جیسا کوئی دشمن نہیں
چپکے چپکے کرتا ہے پیدا وہ سامان دمار
جس نے نفس دوں کو ہمت کر کے زیر پا کیا
چیز کیا ہیں اُس کے آگے رستم و اسفندیار

اسلام تبلیغ و اشاعت کا مذہب ہے۔ اس لئے ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ کہ جس نور و صداقت کو اُس نے خود پایا ہے۔ وہ اُسے دوسروں تک بھی پہنچائے اپنے بھائی کی سچی ہمدردی اور خیر خواہی کرنا ایک مومن کا فرض ہے۔ چنانچہ اس تبلیغی فرض کی ادائیگی کے لئے کوشش کرنا اسلامی اصطلاح میں جہاد کبیر کہلاتا ہے خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ کہ اے مومن! وَجَاهِدْهُمْ بِهِ جِهَادًا كَبِيرًا (الفرقان) کہ اس قرآن مجید کی تعلیم کی تبلیغ و اشاعت کے ذریعہ اپنے مخالفین سے جہاد کرو۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "أَفْضَلُ الْجِهَادِ مَنْ قَالَ كَلِمَةَ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ" (مشکوٰۃ) یعنی کسی ظالم بادشاہ کے سامنے حق و صداقت کی بات پیش کرنا بہترین جہاد ہے۔ چنانچہ مسلمان ان ارشادات کی روشنی میں خدائی پیغام کی اشاعت کو اپنا مذہبی فرض سمجھتے تھے۔ اور اس کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ تھوڑے ہی عرصہ میں اسلام عرب سے نکل کر دنیا کے مختلف ممالک میں پھیل گیا۔

یہ ایک خدائی سنت ہے۔ کہ خدا کے رشیوں منیوں اور رسولوں اور نبیوں کی ہمیشہ مخالفت ہوتی چلی آئی ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی جب خدا کا پیغام مکہ والوں کو پہنچایا۔ تو انہوں نے آپ کی سخت مخالفت کی۔ مگر آپ کی دلکش تعلیم اور نیک سیرت آہستہ آہستہ اپنا اثر پیدا کرنے لگی۔ اور آپ کی آواز پر لبیک کہہ کر جیسے جان نثار آپ کے گرد جمع ہو گئے۔ ادھر مخالفین نے اپنے ظلم و ستم کی رفتار کو تیز کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ نے تیرہ ۱۳ سال تک ان تکالیف و مصائب کو صبر و استقلال سے برداشت کیا۔ خود تکلیف اُٹھائی۔ مگر کسی کے شر کا مقابلہ نہ کیا۔ یہاں تک کہ آپ اور آپ کے ساتھیوں کو اپنا پیارا وطن چھوڑ کر مدینہ میں پناہ لینی پڑی مخالفین نے وہاں بھی آپ کو چین نہ لینے دیا۔ اور مدینہ پر حملہ آور ہوئے۔ ان غیر معمولی حالات میں جب مسلمان موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا تھے۔ خدا کی طرف سے ان الفاظ میں اُن کو ڈیفنس اور مدافعت کی اجازت ملی۔

"أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ ۝ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَنْ يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ" (الحج)

ان مسلمانوں کو جو مظلوم ہیں، اپنے گھر بار سے ناحق نکال دیئے گئے ہیں محض اس وجہ سے کہ وہ خدا کے پرستار ہیں۔ مدافعت اور مقابلہ کی اجازت دی جاتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مدافعت اور خود حفاظتی کے لئے جو لڑائیاں لڑنی پڑیں وہ اسلامی اصطلاح میں "جہادِ اصغر" یعنی سب سے چھوٹا جہاد کہلاتی ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہایت ہی مجبوری کی حالت میں ان میں شرکت فرماتے تھے۔ اور یہ بھی مذہبی آزادی کے حصول اور امن کے قیام کے لئے تھیں۔

یہ بات غلط اور واقعات کے خلاف ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جبر کی تعلیم دی یا تلوار سے اسلام کو پھیلایا۔ پیارے ناظرین! سنجیدگی سے غور فرمائیں کہ آپؐ کے پاس وہ کونسی تلوار تھی جس کے نتیجہ میں حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ۔ حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ اور دیگر جاں نثار صحابہؓ آپؐ پر ایمان لائے۔ وہ بیشمار صحابہ کرام جو کفار کے مظالم کا تختۂ مشق بنے۔ وطن سے بے وطن ہوئے۔ بھوک و پیاس کی شدتیں برداشت کیں اور اسلام کی راہ میں اپنی جان قربان کرنے کو موجب سعادت سمجھتے تھے۔ آخر وہ کس تلوار کے ذریعے حلقہ بگوش اسلام ہوئے تھے۔ یہ محض اسلامی تعلیم کی کشش و جاذبیت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ فاضلہ اور پاکیزہ سیرت ہی تھی جو لوگوں کو اپنی طرف کھینچ رہی تھی۔ اس میں کسی قسم کے جبر و اکراہ کا قطعاً کوئی دخل نہ تھا۔ چنانچہ اسی "مجسم رحمتؐ" نے جب مکہ فتح کیا۔ اور ان ظالموں کو سزا دینے کا وقت آ پہنچا تو غیر مشروط طور پر معاف فرما کر عفو کی ایک بے نظیر مثال قائم کر دی ؎

محمدؐ ہی نام اور محمدؐ ہی کام
علیک الصلوٰۃ علیک السلام

اس ضمن میں بعض غیر مسلم حضرات کی آراء ملاحظہ فرمایئے:۔

(۱) ہندوستان کے نیتا گاندھی جی فرماتے ہیں کہ:۔

"میں جوں جوں اس حیرت انگیز مذہب کا مطالعہ کرتا ہوں حقیقت مجھ پر آشکار ہوتی جاتی ہے کہ اسلام کی شوکت تلوار پر مبنی نہیں۔ بلکہ اس کے خلفائے راشدین اوّلین کی قوت برداشت ان کی قربانی اور بزرگی پر منحصر ہے" (دیپک اخبار لاہور)

(۲) ایک آریہ سماجی ودوان پروفیسر رام دیو صاحب نے لاہور میں لیکچر دیتے ہوئے فرمایا کہ:۔

"یہ غلط ہے کہ اسلام محض تلوار سے پھیلا ہے۔ یہ امر واقعہ ہے کہ اشاعتِ اسلام کے لئے کبھی تلوار نہیں اٹھائی گئی۔ اگر مذہب تلوار سے پھیل سکتا ہے تو آج کوئی پھیلا کر دکھائے" (اخبار پرکاش)

(۳) بھگت سائیں داس ایڈووکیٹ فرماتے ہیں کہ:۔

"بعض ناواقف کہہ دیا کرتے ہیں کہ اسلام تلوار سے پھیلا۔ مگر ان لوگوں کو یہ بھی بتانا چاہیئے کہ وہ تلوار کے دھنی حضرت محمد صاحب نے کہاں سے پیدا کر لئے۔ جنہوں نے بخارا و رش سے لے کر سپین تک تہلکہ مچا دیا۔ پس یہ صحیح نہیں کہ اسلام تلوار سے پھیلا" (الفضل ۱۲ اپریل ۲۹ء)

(۴) لالہ مہر چند صاحب لدھیانوی فرماتے ہیں کہ:۔

"بانیٔ اسلام کی تعلیم میں الفت و محبت رحم۔ شفقت۔ عفو و حلم کا اثر کوٹ کوٹ کر بھرا

ہوا ہے اور یہی وجہ ہے کہ بانیٔ اسلام نے دشمنوں کی زبان سے اور ان کے ہاتھوں سے وہ وہ ظلم برداشت کئے جن پر کمزور سے کمزور آدمی بھی بگڑ کھڑا ہوتا ہے۔ مگر بانیٔ اسلام نے باوجود طاقت کے کبھی ایسے سلوک کا جواب میں زبان ہلانا یا ہاتھ اٹھانا پسند نہیں کیا۔ مگر افسوس اب دشمنوں کی دشمنی حد سے گذرتی جارہی تھی اور سخت اندیشہ تھا کہ ظالم مشرک اور ان کے مددگار مسلمانوں کی کمزور جماعت کو پاؤں سے کچل ڈالیں۔ آخر رحم مجسم نبی جس کو خدا نے دنیا کے لئے رحمت بنا کر بھیجا تھا اس امر پر مجبور ہو گیا کہ تلوار کے ذریعہ سے اپنے لوگوں کی حفاظت کرے اور یہ ایک ایسا آخری حیلہ تھا جس کے سوا اپنے اور اپنے گروہ کے بچاؤ کی کوئی صورت باقی نہ رہی تھی۔ ہر چند کہ بانیٔ اسلام کی ذات والا صفات سراپا رحم و شفقت تھی اور بانیٔ اسلام کے بس میں ہوتا تو سرزمین عرب میں خون کا ایک قطرہ بھی گرنے نہ پاتا۔ مگر جو لڑائیاں ہوئیں وہ نہایت مجبوری کی حالت میں ہوئیں۔"

(دنیا کا ہادیٔ اعظم صفحہ ۴۶)

اس زمانہ میں مسلمانوں نے "جہاد اکبر" یعنے نفس کی اصلاح اور "جہاد کبیر" یعنے تبلیغ و اشاعت کی طرف سے توجہ پھیر لی اور اپنی بدعملی اور غلط نظریہ کی وجہ سے "جہاد اصغر" کو ہی اصل چیز سمجھ بیٹھے اور اس کو ایسے رنگ میں بیان کیا جس کی وجہ سے اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر مخالفین کو طعن کرنے کا موقعہ ملا۔ اور اسی غلط نظریہ کی وجہ سے ایک "خونی مہدی" کی آمد کے بھی منتظر تھے۔ مگر اللہ تعالے نے ان سب غلط عقائد کی اصلاح اور اسلام کی روشن اور صحیح تعلیم کو آشکار کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو مبعوث فرمایا۔ چنانچہ اس ضمن میں آپ نے فرمایا کہ:۔

(الف) "اس زمانہ میں جہاد روحانی صورت سے رنگ پکڑ گیا ہے اور اس زمانہ کا جہاد یہی ہے کہ اعلائے کلمۂ اسلام میں کوشش کریں مخالفوں کے الزامات کا جواب دیں۔ دین متین اسلام کی خوبیاں دنیا میں پھیلائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی دنیا پر ظاہر کریں۔ یہی جہاد ہے۔ جب تک کہ خدا تعالے کوئی دوسری صورت دنیا میں ظاہر کرے۔"

(مکتوب حضرت مسیح موعودؑ بنام میر ناصر نواب صاحبؓ)

(ب) "یاد رکھو کہ اب جو شخص مسیح موعود اور مہدی معہود کے نام پر اگر آئے اور لیاقت صرف اتنی ہو کہ لوگوں کو تلوار کا خوف دلا کر مسلمان کرنا چاہے تو بلاشبہ وہ جھوٹا ہوگا نہ صادق جس کے ہاتھ میں خدا تعالے کی سچائی اور آسمانی نشانوں کی تلوار دیتا ہے ان کو اس لوہے کی تلوار کی کیا ضرورت ہے۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۳۰)

حضور علیہ السلام کے اس اعلان پر مسلمانوں نے آپ کی مخالفت کی اور علماء نے کفر کے فتوے لگائے کہ یہ شخص جہاد کا منکر ہے۔ مگر انقلاب زمانہ نے بالآخر ان کو مجبور کر دیا کہ وہ مامور ربانی علیہ السلام کی بیان کردہ بات کو درست تسلیم کریں۔ چنانچہ اس ضمن میں دو عالموں کے اقوال درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

(۱) مولوی ظفر علی صاحب ایڈیٹر زمیندار لکھتے ہیں کہ:۔

"جہاد یہی نہیں کہ انسان تلوار اٹھا کر میدانِ جنگ میں نکل کھڑا ہو۔ بلکہ یہ بھی ہے کہ تقریر، تحریر، سفر، حضر ہر طرح سے جدّ و جہد کرے۔"

(زمیندار ۱۴ جون ۱۹۳۶ء)

(۲) مولانا ابوالکلام صاحب آزاد وزیر تعلیم بھارت سرکار تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"جہاد کی حقیقت کی نسبت سخت غلط فہمیاں پھیلی ہوئی ہیں۔ بہت سے لوگ سمجھتے ہیں کہ جہاد کے معنے صرف لڑائی کے ہیں۔ مخالفینِ اسلام بھی اس غلط فہمی میں مبتلا ہو گئے۔ حالانکہ ایسا سمجھنا اس عظیم الشان مقدس حکم کی وسعت کو بالکل محدود کر دیتا ہے۔ جہاد کے معنے کمال درجہ کوشش کرنے کے ہیں۔ قرآن و سنت کی اصطلاح میں اس کمال سعی کو جو ذاتی اغراض کی جگہ حق پرستی اور سچائی کی راہ میں کی جائے جہاد کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ یہ سعی زبان سے بھی ہے۔ مال سے بھی ہے۔ صرف وقت و عمر سے بھی ہے۔ محنت و تکالیف برداشت کرنے سے بھی ہے۔ اور دشمنوں کے مقابلہ میں لڑنے اور اپنا خون بہانے میں بھی ہے۔ جس سعی کی ضرورت ہو اور جو سعی جس کے امکان میں ہو اس پر فرض ہے اور جہاد فی سبیل اللہ میں لغت اور شرع دونوں اعتبار سے داخل۔ یہ بات نہیں ہے کہ جہاد سے مقصود مجرد لڑائی ہی ہو۔ سورۂ فرقان میں ہے فَلَا تُطِعِ الْكَافِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا۔ یعنی کافروں کے مقابلہ میں کمال درجہ جہاد کرو۔ سورۂ فرقان بالاتفاق مکی ہے اور معلوم رہے کہ جہاد بالسیف یعنی لڑائی کا حکم ہجرت مدینہ کے بعد ہوا۔ پس مکی زندگی میں کونسا جہاد تھا جس کا اس آیت میں حکم دیا جا رہا ہے۔ جہاد بالسیف تو ہو نہیں سکتا۔ یقیناً وہ حق کی استقامت اور اس کی راہ میں تمام مصیبتیں اور شدتیں جھیل لینے کا جہاد تھا ..... اسی پر جہاد کبیر کا اطلاق ہوا۔ اسی طرح منافقوں کے ساتھ بھی جہاد کرنے کا حکم دیا گیا۔ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ۔ حالانکہ منافق تو خود اسلام کے ماتحت مقہورانہ اور محکومانہ زندگی بسر کر رہے تھے (۲) جنگ و جدال کی ضرورت ہی نہ تھی اور نہ ان سے جنگ کی گئی۔ سو یہ جہاد بھی تبلیغ حق اور اتمام حجت و مقاومت فساد کا جہاد جو قلب و زبان سے تعلق رکھتا ہے ..... لڑائی کے الگ کر دینے کے بعد بھی یہی حقیقت جہاد باقی رہتی ہے۔"

(مسئلہ خلافت و جزیرہ عرب صفحہ ۱۰۶ تا ۱۰۹)

مرتبہ۔ شریف احمد امینی مولوی فاضل نائب ناظر اصلاح و ارشاد قادیان

(ملتمس معین الدین احمدی سیکرٹری جماعت احمدیہ جینہ کنٹہ دکن)

ایک بزرگ درویش کا القاءِ ربانی

"سب کو چھوڑو خلیفے کو پکڑو"

ابھی ابھی مجھے قادیان سے محترمی حضرت بھائی چوہدری عبدالرحیم صاحب کا خط ملا ہے۔ بھائی صاحب ان خاص بزرگوں میں سے ہیں جنہیں خدا تعالے نے نہ صرف کفر کی تاریکی سے نکال کر اسلام کی روشنی سے منور کیا۔ (محترم بھائی صاحب پہلے سکھ ہوتے تھے) بلکہ احمدیت کی سعادت سے بھی نوازا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہونے کا شرف عطا فرمایا۔ یہ اللہ تعالے کا خاص الخاص فضل ہے جو ہمارے محترم بھائی صاحب پر ہوا۔ اور بھائی صاحب نے بھی اس خدائی فضل کی پوری پوری قدر کی اور ذاتی تقویٰ اور نیکی کے علاوہ اپنی زندگی کو دین کی خدمت کیلئے ہمیشہ وقف رکھا۔ بھائی صاحب خدا کے فضل سے صاحب کشوف و الہام ہیں اور آجکل قادیان میں درویشانہ زندگی گذار رہے ہیں۔ ان کی اہلیہ محترمہ نے ایک لمبی اور بابرکت ازدواجی زندگی کے بعد گذشتہ سال پاکستان میں وفات پائی۔ دوست محترم بھائی صاحب کو (جو بہت ضعیف ہو رہے ہیں) اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اور ان کے اس مکتوب سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالے ہم سب کے ساتھ ہو۔ اور حافظ و ناصر رہے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۵/۲/۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

حضرت محترمی حبی فی اللہ میاں صاحب سلمہ اللہ تعالے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

۱۹۴۷ء کے فسادات میں جب حالات زیادہ بگڑ رہے تھے اور کچھ احمدی احباب بھی قادیان سے رخت سفر باندھ رہے تھے۔ مجھے از حد تشویش ہوئی کہ دارالکفر سے نکل کر قادیان میں آیا تھا اب پھر کہاں جاؤں؟ اس وقت امیر جماعت آپ تھے۔ میں براہ راست آپ کے پاس اسی لئے یہاں سے نکلنے کی بابت کبھی نہیں آیا بلکہ لکھ کر یا مولوی فضل الدین صاحب وکیل کو بھیج کر آپ کا عندیہ معلوم کیا۔ تو چونکہ صلحاء کی فراست میں نور اللہ ہوتا ہے۔ آپ نے یہی مشورہ دیا کہ آپ نہ جائیں۔ بعد میں جب حالات اور ابتر ہو گئے اور یہ حکم ہوا کہ جوان لڑکیاں اور بوڑھے مرد اور بوڑھی عورتیں چلے جائیں۔ میں نے اس وقت بڑے اضطراب سے دعا کی تو یہ الفاظ میری زبان پر تھے کہ

"قادیان سے جانا شومیٔ قسمت ہے"

میں نے اپنی مرحومہ بیوی سے کہا کہ تم چلے جاؤ میں نہیں جاؤں گا۔ نہیں معلوم کیسی تکلیفیں پیش آئیں۔ لیکن انہوں نے کہا کہ آپ نہیں جاتے تو میں بھی نہیں جاؤں گی۔ پھر میں نے آپ کے پاس مولوی فضل الدین صاحب کو بھیجا کہ یہ حالات ہیں۔ مولوی صاحب نے واپس آکر مجھے بتایا کہ ان حالات میں آپ کو میاں صاحب اجازت دیتے ہیں۔ بات تو صاف تھی کہ قادیان میں رہنا خوش نصیبی ہے۔ اللہ تعالے نے اپنا منشا بتا دیا تھا۔ لیکن حالات پیش آمدہ میں میں اپنی اہلیہ اور پانچ جوان لڑکیوں کو لے کر خدا کے فضل سے بارڈر پار کر گیا گو بفضل تعالے مجھے بعد میں اکیلے قادیان واپس آنے کی توفیق مل گئی۔ لیکن ابتداءً قادیان سے نکلنے کا خیال اب بھی مجھے آتا ہے تو از حد تکلیف ہوتی ہے۔ ۲۹ جنوری ۱۹۶۱ء کو میرے لڑکے کا خط آیا کہ آپ کی دعاؤں کے طفیل میں میجر ہو گیا ہوں میں نے اسے لکھا کہ آپ بال بچوں والے ہیں آپ کے رزق میں فراخی باعث راحت ہے۔ لیکن میری از حد خوشی اس وقت ہو گی جبکہ آپ اللہ تعالے کی رضا لئے ہوئے جنت الفردوس میں داخل ہوں گے۔ نیکی سے غافل نہ رہیں۔ بحمد للہ میں اچھا ہوں۔ لیکن اکیلا رہنا اور تنہائی کبھی کبھی محسوس ہوتی ہے (اس عرصہ میں میری دیرینہ رفیق حیات اور محسنہ بیوی بھی پاکستان میں فوت ہو چکی ہے) لیکن خدا تعالے کا ساتھ ہے اس لئے خوشی ہی خوشی ہے۔ اللہ تعالے چونکہ حکیم ہے اس نے بھی اسباب بادیہ پر نظر رکھتے ہوئے اصلاحی صورت میں صدق و وفا اور اخلاص کو کچھ میلا ہوتا ہوا دیکھ کر آج رات ساڑھے تین بجے کے قریب یہ فرمایا:۔

"سب کو چھوڑو خلیفے کو پکڑو"

ہر کام کے لئے پہلے خیال ہوتا ہے پھر عزم پھر آلاتِ جسم کام کرتے ہیں۔ یہ اس کا خاص فضل ہے کہ اس نے یہ الفاظ فرما کر بہت سے عرفان سے متمتع کیا اور چونکہ وہ طیب ہے اور طیب ہی کو قبول کرتا ہے۔ اس لئے متنبہ کر دیا کہ سب کچھ ہی چھوڑ دو۔ ایسے خیالات کی رو بھی کبھی اس رنگ میں نہ آنے دو کہ قادیان میں رہنا کسی رنگ میں بھی ملال کا موجب ہو سکے۔ جسمانی رنگ میں تو رشتہ دار چھوٹے ہوئے ہیں اور بہت سے دوسرے عزیز اور دوست بھی چھوٹے ہوئے ہیں اور وہ وجود بھی چھوٹا ہوا ہے جس کے دیکھے کو

(باقی صفحہ ۳ پر دیکھیں)

دور جدید میں روئی کی اہمیت

ڈائرکٹر صاحب محکمہ زراعت پنجاب کی ایک نشری تقریر

لاہور ۸ فروری۔ انسانی تاریخ میں روئی سے کپڑا سب سے پہلے پاکستان میں تیار کیا گیا۔ یہ غالباً آج سے سوا پانچ ہزار برس پہلے بلکہ اس سے بھی زیادہ مدت کی بات ہے۔ موہن جو دارو (ضلع لاڑکانہ سندھ) اور ہڑپہ ضلع منٹگمری کے آثار قدیمہ سے پتہ چلتا ہے کہ وہاں زمانہ قبل تاریخ میں بھی کپاس کی کاشت ہوا کرتی تھی۔ موہن جو دارو میں روئی کو کات کر کپڑا بنانے کا کام بھی ہوتا تھا سنہ ۱۹۲۰ء اور سنہ ۱۹۳۰ء کے درمیان وہاں جو کھدائی کا کام ہوا اس دوران میں عہد قدیم کے کپڑوں کی دھجیاں پائی گئی تھیں"۔ ان الفاظ میں ڈاکٹر خان عبد الرحمٰن ڈائریکٹر محکمہ زراعت نے آج ریڈیو پاکستان لاہور سے تقریر کرتے ہوئے کپاس اور کپڑے کی قدامت پر روشنی ڈالی۔

آپ نے مزید فرمایا۔ اگر مغربی پاکستان میں کپاس کی کاشت دنیا میں سب سے پہلے ہوئی تو مشرقی پاکستان نے دنیا کا نفیس ترین کپڑا بنا کر ایک لاثانی امتیاز حاصل کیا۔ ڈھاکے کی ململ کا نام کون نہیں جانتا۔ مسلمان بادشاہوں کی سرپرستی میں اس صنعت نے بے حد ترقی کی۔ انگریزی لفظ "کاٹن" عربی کے "قطن" سے لیا گیا ہے جو فارسی میں "کتان" بن گیا۔ کپڑا انسان کی اولین ضروریات میں سے ہے اس لئے نفیس اور ہلکے کپڑے کی تیاری کے لئے انسان شروع سے کوشش کرتا آ رہا ہے۔

موجودہ دور میں روئی کی اہمیت کے متعلق ڈاکٹر صاحب نے اپنی تقریر میں بہت سے معلومات افزا حقائق پیش کئے۔ جن میں سے اہم یہ ہیں:-

موجودہ دنیا میں دو قسم کے ریشے استعمال ہو رہے ہیں۔ قدرتی اور مصنوعی۔ قدرتی ریشے نباتاتی یا حیوانی ہیں۔ اور ان کی کل تعداد ۱۲۸ کے قریب ہے ان میں کپاس، پٹ سن، اون، بال، ریشم، سن وغیرہ شامل ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ مستعمل ہونے والی چیز کپاس ہی ہے۔ مصنوعی ریشوں کی تعداد میں آئے دن اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ ان میں کئی قسم کے مصنوعی ریشم، سارا ان، اوبلن، شیشے کے ریشے وغیرہ شامل ہیں۔ یہ تمام ریشے کپاس کا مقابلہ کر رہے ہیں۔

کپاس دنیا کے قریباً ساٹھ ملکوں میں بوئی جاتی ہے۔ ان میں سے قریباً ۸۵ فیصدی حصہ برازیل، چین، مصر، ہند، پاکستان، اضلاع متحدہ امریکہ اور روس میں پیدا ہوتا ہے۔ مصر میں کپاس کی پیداوار بسا اوقات ۵۰۰ پونڈ فی ایکڑ سے بھی بڑھ جاتی ہے۔ روس میں جنگ سے پہلے ۳۵۰ پونڈ فی ایکڑ کا ریکارڈ قائم کیا گیا تھا۔ ان دونوں ملکوں کا انحصار آبپاشی پر ہے۔ امریکہ میں ۹۰ فی صدی کپاس کا انحصار بارش پر ہے۔ ایسے حصوں میں ۳۰۰ پونڈ فی ایکڑ پیداوار ہوتی ہے۔ اور آبپاش رقبوں میں ۵۰۰ سو سے ۶۰۰ پونڈ تک پیدا ہو جاتی ہے۔ پنجاب میں پیداوار فی ایکڑ ۲۱۸ پونڈ ہے اور ہند میں سو سے بھی کم ہے۔ پاکستان میں کل دنیا کی پیداوار کا ۱/۳۰ حصہ پیدا ہوتا ہے۔ سب سے زیادہ کپاس امریکہ میں پیدا ہوتی ہے۔ پاکستان کا اس سلسلے میں دنیا بھر میں پانچواں نمبر ہے۔

دنیا کی منڈیوں میں کپاس کی پانچ تجارتی اقسام مشہور ہیں۔ امریکن۔ مصری۔ امریکی مصری۔ ایشیائی۔ اور جزیرہ بحری۔ سب سے زیادہ مشہور امریکن قسم کی کپاس ہے۔ جزیرہ بحری قسم بہت نفیس ہوتی ہے۔ ایشیائی قسم کا پودا لمبا ہوتا ہے مگر ریشہ کم لمبا ہوتا ہے۔ پاکستان میں اب ایشیائی قسم کی جگہ امریکن قسم لے رہی ہے۔ پنجاب میں قریباً ۹۳ فی صدی کپاس امریکن قسم کی پیداوار ہوتی ہے۔

دنیا میں کئی سالوں سے کپاس کی پیداوار بتدریج اضافہ ہو رہا ہے۔ سنہ ۱۸۷۶ء میں کل پیداوار ستر لاکھ گھٹے تھی۔ اور سنہ ۱۹۱۰ء میں ڈیڑھ کروڑ گھٹے سنہ ۱۹۴۰ء میں یہ مقدار چار کروڑ گٹھوں تک پہنچ گئی سنہ ۱۹۴۹ء میں عالمی پیداوار میں عارضی کمی ہو گئی۔ اور کل مقدار دو کروڑ نوے لاکھ گٹھوں سے نہ بڑھ سکی۔ پاکستان میں کپاس زیادہ تر پنجاب سندھ اور بہاولپور میں پیدا ہوتی ہے۔ کل زیر کاشت رقبہ ۳۰ سے ۳۶ لاکھ ایکڑ تک اور پیداوار ۱۰ سے ۱۷ لاکھ گٹھوں تک ہوتی ہے۔

اندازہ لیا گیا ہے۔ کہ دنیا میں ۳۸ فی صدی کپاس کپڑے بنانے کے کام آتی ہے۔ ۳۷ فی صدی صنعتی اغراض میں اور ۲۵ فی صدی آرائشی کاموں میں اور ہوائی جہازوں میں استعمال ہوتی ہے۔ صنعتی اغراض میں کینوس، ربڑ کے ٹائر، تھیلے۔ اینمل، مصنوعی چمڑے وغیرہ میں کپاس کا استعمال شامل ہے۔

کپاس کے بنولے دو قسم کے ہوتے ہیں۔ لوٹیں دار اور صاف۔ لوٹیں اتار کر صنعتی اغراض میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ ایک ٹن بنولوں سے ۴۰ سے ۲۰۰ پونڈ تک لوٹیں حاصل ہو سکتے ہیں۔ یہ مصنوعی ریشم فوٹو فلموں پلاسٹک اور گولہ بارود میں استعمال ہوتے ہیں بنولوں کی کھلی مویشیوں کے کام آتی ہے۔ بنولوں کا تیل۔ صابن۔ گلیسرین۔ مصنوعی چمڑے، موم جامے اور کئی قسم کی دیگر اشیاء میں استعمال ہوتا ہے۔ کئی ملکوں میں بنولے انسانی خوراک کا بھی جزو ہیں اور بہت طاقت بخش پائے گئے ہیں۔ بنولوں سے مصنوعی گھی بھی تیار ہوتا ہے۔

درخواست دعا خاکسار کا اپریشن کل بروز جمعہ ہونے والا ہے۔ دوستوں اور درویشان قادیان سے درخواست ہے۔ کہ اپریشن کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (الراقم نور محمد)

رشتہ مطلوب ہے

ایک معزز قریشی خاندان کی تعلیم یافتہ ایم اے، بی ٹی لڑکی کیلئے ایک تعلیم یافتہ برسر روزگار شہری تمدن رکھنے والے رشتہ کی ضرورت ہے تعلیمی معیار میں برابری شرط نہیں۔ خوشمند اصحاب مجھ سے خط و کتابت کریں

عبد المالک خان مبلغ سلسلہ احمدیہ۔ احمدیہ الیسوسی ایشن بندر روڈ — کراچی

"الفضل" پاکستان کا دنیا بھر میں شوق عقیدت سے پڑھا اور مستقل طور پر فائل میں محفوظ رکھا جانیوالا واحد روزنامہ ہے

مشتہرین اپنی تجارت کو فروغ دینے اور دنیا بھر سے متعارف ہونے کے لئے اس سے فائدہ اٹھائیں! (مینجر اشتہارات الفضل)

ہندوستان کا ناموافق تجارتی توازن

نئی دہلی ۸ فروری - نومبر ۱۹۵۰ء کے دوران میں سوئٹزرلینڈ سے ہندوستان کا تجارتی توازن تقریباً ۳۰ لاکھ سوئیس فرینک کی حد تک ناموافق تھا - ہندوستان میں سوئیس درآمدات ...۰۰۰ر۴۹ فرینک کی ہوئیں جو معمولی قسم کی گھڑیوں اور گھنٹے - ریشم اور مصنوعی ریشم کے سامان مشین اور مشینوں کے پرزے اور ادویات پر مشتمل ہے۔

ہندوستان نے سوئٹزرلینڈ کو چائے قہوہ تیل کے بیج ریشم کی روئی لکڑی کے تراشے متفرق روئی - کپاس۔ جواہرات معدنی اور ضروری تیل برآمد کیا - ان برآمدات کی قیمت تقریباً ۵،۰۰۰،۰۰۰ فرینک ہوئی - (اسٹار)

پاک دستور ساز اسمبلی کا اجلاس میزانیہ

کراچی ۷ فروری - معلوم ہوا ہے کہ پاکستان دستور ساز اسمبلی کا اجلاس میزانیہ ۱۶ مارچ کی بجائے ۱۰ مارچ سے شروع ہوگا - میزانیہ پہلے روز ہی پیش کیا جائے گا - خیال ہے کہ اجلاس وسط اپریل تک جاری رہیگا۔

وزیر خزانہ ۱۴ فروری کو واپس پہنچیں گے

کراچی ۸ فروری - وزیر خزانہ مسٹر غلام محمد مسلسل کئی مہینے تک ملک سے باہر رہنے کے بعد ۱۴ فروری کو واپس کراچی پہنچ رہے ہیں توقع ہے کہ آپ ۹ فروری کو لنڈن پہنچیں گے - آپ ۱۹ مارچ کو پارلیمنٹ میں ۵۲-۱۹۵۱ء کا میزانیہ پیش کریں گے۔

جاپان میں اشتراکیت کے خلاف مہم

ٹوکیو ۸ فروری - اشتراکی پارٹی کی زیر زمین سرگرمیوں کو ختم کرنے کے لئے پولیس نے ملک گیر مہم شروع کر رکھی ہے - آج اس سلسلے میں ۱۱۵ کمیونسٹوں کو گرفتار کیا گیا اتوار کے روز پولیس نے تقریباً چار سو خفیہ اڈوں پر چھاپے مارے - اشتراکی اخبار "نوائے امن" کے دفتر پر بھی چھاپہ مارا گیا - اخبار کے ہزاروں پرچے ضبط کر لئے گئے تیس ۳۰ ڈائنامیٹ اور ۱۲ تلواریں بھی پکڑی گئیں۔

کشمیر کے متعلق برطانیہ کی تجویز

لیک سکسس ۸ فروری - برطانیہ حفاظتی کونسل میں کشمیر کے متعلق جو نئی قرارداد پیش کر رہا ہے اس کے سلسلہ میں برطانیہ کا رابطہ افسر آج لیک سکسس پہنچ گیا جہاں وہ امریکی وزارت خارجہ کے نمائندوں سے تبادلہ خیالات کرے گا - خیال ہے کہ حفاظتی کونسل کا دوسرا آئندہ ہفتہ کشمیر کے مسئلہ پر غور کریگا۔

پاکستان اور بھارت کے درمیان تجارتی معاہدہ

کراچی ۸ فروری - با اختیار حلقوں نے آج اس خبر کی تردید کی ہے کہ عنقریب پاکستان اور ہندوستان کے درمیان تجارتی معاہدہ ہونے والا ہے ان حلقوں نے یہ انکشاف اس وقت کیا جب ان سے دہلی کی ایک اطلاع پر اظہار خیال کرنے کے لئے کہا گیا تھا جس میں یہ بتایا گیا تھا کہ پاکستان کوئلہ اور کپڑے کے بدلے ہندوستان کو پٹ سن اور کپاس سپلائی کریگا۔ تاہم باخبر حلقوں کا کہنا ہے کہ اس سلسلہ میں دونوں ملکوں کے درمیان خط و کتابت ہو رہی ہے - ہندوستانی حکومت کا ایک افسر عنقریب یہاں پہنچنے والا ہے۔

وزارت برطانیہ کے خلاف تحریک ملامت

لنڈن ۸ فروری - حال ہی میں وزارت برطانیہ نے لوہے اور فولاد کی صنعت کو قومی بنانے کا جو فیصلہ کیا ہے قدامت پسند پارٹی اس سے متاثر ہو کر اٹیلی وزارت کے خلاف تحریک ملامت پیش کرنیوالی ہے - چونکہ لیبر پارٹی نے قدامت پسند پارٹی کا ساتھ دینے کا فیصلہ کر لیا ہے - لہذا وزارت کے لئے شدید خطرہ پیدا ہوگیا ہے - دارالعوام میں لبرل پارٹی کی نو نشستیں ہیں۔

مسٹر لیاقت علی آسٹریلیا جائیں گے

کراچی ۸ فروری - معلوم ہوا ہے کہ مسٹر لیاقت علی خاں وزیر اعظم پاکستان مئی میں آسٹریلیا جائیں گے جس کے بعد وہ انڈونیشیا بھی جائیں گے۔

یوم درختاں - ۱۴ فروری سنہ ۱۹۵۱ء

★ درخت اگائیے

★ یہ ایک اہم قومی خدمت ہے

★ ہمارے ملک کو بیشمار درختوں کی ضرورت ہے

★ جا بجا درخت لگا کر اس اہم ضرورت کو پورا کیجئے

تمام دنیا کے مسلمان متحد ہوئے بغیر اپنی مشکلات پر قابو نہیں پا سکتے

معاشی اعتبار سے اسلام جبری مساوات کا قائل نہیں ہے

(اسٹاف رپورٹر سے) — (عثمان بے)

لاہور ۸ فروری - کپاس کی بین الاقوامی مشاورتی کمیٹی میں مصر کے مندوب اعلیٰ مسٹر عثمان اباذا بے نے آج ایک ملاقات کے دوران میں اسلامی ممالک کے درمیان اتحاد و تعاون پر زور دیتے ہوئے فرمایا اگر تمام مسلم ممالک مشترکہ مفادات کے تحفظ کی خاطر اپنے آپ کو ایک صورت میں ڈھال لیں تو نہ صرف ان کی بہت سی مشکلات حل ہو جائیں - بلکہ بحیثیت مجموعی امن عالم کے قیام میں بھی بہت مدد ملے - اس امر کی مزید وضاحت کرتے ہوئے آپ نے کہا - اسلام مسلمانوں کے درمیان باہمی اخوت پر ہی زور نہیں دیتا - بلکہ وہ بنی نوع انسان کی مجموعی فلاح کے پیش نظر رواداری اور انسانی مساوات کا بھی علمبردار ہے یہی وجہ ہے کہ اگر دنیائے اسلام پوری طرح متحد ہو جائے - تو اس کا یہ اتحاد نہ صرف مسلمانوں کے لئے بلکہ باقی دنیا کے لئے بھی بابرکت ثابت ہوگا - بالخصوص امن عالم کو دوام بخشنے میں اس سے بہت مدد ملے گی۔

مسٹر عثمان اباذا بے مصر کی وزارت خزانہ میں انڈر سکرٹری کے عہدے پر فائز ہیں اور آج کل کپاس کی بین الاقوامی مشاورتی کمیٹی کے دسویں مکمل اجلاس میں شرکت کے لئے لاہور آئے ہوئے ہیں - دوران گفتگو میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ نے کہا میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ اسلامی ممالک کے درمیان اتحاد کیونکر عمل میں آئے اور کن اصولوں پر اسکی بنیاد رکھی جائے البتہ یہ امید ظاہر کر سکتا ہوں کہ مؤتمر عالم اسلامی کا جو اجلاس ۹ فروری سے کراچی میں منعقد ہو رہا ہے وہ اس بارے میں تمام دنیائے اسلام کی رہنمائی کرے گا بہر حال یہ بات ظاہر ہے کہ اگر مسلمان ترقی کرنا چاہتے ہیں تو پھر انہیں اپنے آپ کو بلا تفریق و امتیاز ایک سیاسی وحدت کی شکل میں منظم کرنا چاہیئے - اس کے بغیر وہ اپنی مشکلات پر قابو پانے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔

ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے جس میں زمینداری سسٹم کے متعلق مصری عوام کی رائے دریافت کی گئی تھی - آپ نے کہا - اسلام زمینداری کے جبری استیصال کی اجازت نہیں دیتا - وہ ذاتی ملکیت کے اصول کو تسلیم کرتا ہے اور جبری معاشی مساوات کا قائل نہیں ہے۔

روس میں اسرائیل کا دوسرا سفارتی نمائندہ

تل ابیب ۸ فروری - گو ابھی سرکاری طور پر اعلان نہیں ہوا ہے - لیکن امید کی جا رہی ہے کہ چیکوسلوویکیہ اور ہنگری میں اسرائیلی وزیر مختار جو اسرائیلی دفتر خارجہ میں مشرقی یورپی ڈویژن کے افسر اعلیٰ بھی رہ چکے ہیں - روس میں اسرائیلی وزیر مختار مقرر کئے جانے والے ہیں - یہ افسر شمویل الیاشیو ہیں پہلے اس عہدہ پر پہلی اسرائیلی کابینہ میں وزیر تعلیم مسٹر ... مقرر کئے جانے والے تھے مگر ماسکو کے لئے ان کا نام قابل قبول نہ تھا۔ (اسٹار)

جنوبی افریقہ کی برآمدی تجارت میں اضافہ

کیپ ٹاؤن - ۸ فروری - یہاں جاری شدہ ایک ابتدائی بیان میں بتایا گیا ہے کہ ۱۹۵۰ء کے پہلے ۱۱ مہینوں میں جنوبی افریقہ کی برآمدی تجارت میں تقریباً ....۸ پونڈ کا اضافہ ہوا ہے اس عرصہ میں ۱۹۴۹ء کے اسی عرصہ کے ۲۳۷۷۲،۱۳۵ پاؤنڈ کے مقابلہ میں ۲،۱۷،۲۹،۲۰۴ کی برآمد ہوئی سنہ ۱۹۵۰ء کے پہلے ۱۱ مہینوں میں درآمد ۱۹۴۹ء کے اسی عرصہ کے مقابلہ میں ۷،۰۰۰،۰۰۰ پاؤنڈ کم ہوگئی (اسٹار)

ولادت

چوہدری محمد عبداللہ صاحب ایم اے پسر مکرم مولوی محمد الدین صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول کو اللہ تعالیٰ نے آج مورخہ ۲ ۸ کو لڑکا عطا فرمایا - نومولود مکرم چوہدری محمد شفیع صاحب ریٹائرڈ ایگزیکٹو انجینئر کا نواسہ ہے احباب اس کے نیک خادم دین بننے اور درازی عمر کے لئے دعا فرماویں۔

(قمر الدین)